حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ

مَلفُوظات حکیمُ الاُمّت

اِدارہ تالیفاتِ اَشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

بسلسلہ

ملفوظاتِ حکیم الامت

جلد 17

حسن العزیز جلد اول (حصہ ۲)

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

کی مجالس اور اسفار، نشست و برخاست میں بیان فرمودہ انبیاء کرام، اولیاء عظام کے تذکروں، عاشقانِ الٰہی ذوالاحترام کی حکایات و روایات، دین برحق مذہب اسلام کے احکام و مسائل جن کا ہر فقرہ حقائق و معانی کے عطر سے معطر، ہر لفظ صبغۃ اللہ سے رنگا ہوا، ہر کلمہ شرابِ عشق حقیقی میں ڈوبا ہوا، ہر جملہ اصلاح نفس و اخلاق، نکات تصوف اور مختلف علمی و عملی، عقلی و نقلی، معلومات و تجربات کے بیش بہا خزائن کا دفینہ ہے اور جن کا مطالعہ آپ کی پُر بہار مجلس کا نقشہ آج بھی پیش کر دیتا ہے۔

جمع فرمودہ حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب

ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ اشرفیہ منزل۔ نزد گلی آرٹس، چوک فوارہ ملتان۔

نام کتاب.............ملفوظات حکیم الامت جلد-17

تاریخ اشاعت..................... صفر المظفر ۱۴۲۵ھ

ناشر.... اِدارۂ تالیفاتِ اَشرفیہ چوک فوارہ ملتان

طباعت....................سلامت اقبال پریس ملتان

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان

ادارہ اسلامیات انارکلی، لاہور

مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور

مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور

مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ، کوئٹہ

کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

دارالاشاعت اردو بازار کراچی

بک لینڈ اردو بازار لاہور

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K
(ISLAMIC BOOKS CENTRE)
119-121-HALLIWELL ROAD
BOLTON BL1 3NE. (U.K.)

ضروری وضاحت: ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کیلئے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسان کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لئے پھر بھی کسی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گذارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

لینا چاہیے یہ حکمتیں رکھی تھیں۔ حق تعالیٰ نے میول وجذبات میں ان سے اب نامشروع موقعوں پر کام لیا جاتا ہے۔ خیر نامشروع شہوت سے تو نقصان ہوتا ہی ہے۔ مشروع شہوت کے افراط میں بھی نقصان ہے اس واسطے کہ افراط میں نشاط طبیعت کا جاتا رہتا ہے بزرگوں نے بھی اس سے منع کیا ہے اس واسطے بہت غلو نہیں چاہیئے۔

حضرت حاجی صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ جہاں تک ہو سکے جمعیت کو ہاتھ سے نہ جانے دے یہاں تک کہ چار پیسے اگر کسی کے پاس ہوں تو ان کو جمع رکھے برباد نہ کرے تا کہ قلب کو جمعیت رہے بے احتیاطوں سے مرضوں کا ہجوم نہ ہونے دو۔ ایسی دلیری اور حق گوئی بھی نہ کرو کہ لوگ دشمن ہو جائیں اور قلب کو مشوش کریں۔ غرض حضرت حاجی صاحبؒ کے یہاں اس کا بہت ہی اہتمام تھا کہ جمعیت ہو۔ اس لفظ کو بہت فرمایا کرتے تھے کہ جمعیت بڑی چیز ہے پھر ہمارے حضرت مولانا نے یہ شعر عربی کا پڑھا ۔

احفظ منیک ان یصب فانہ ماء الحیاۃ یصب فی الارحام

اور فرمایا کہ مجھے یہ شعر بہت ہی پسند آیا کہتے ہیں کہ آب حیات ہے (ہنس کر فرمایا) آب حیات تو ایسا ہے کہ اس سے حیات اللہ (نام) پیدا ہوتے ہیں مگر یہ شخص اس کو حیات یعنی سانپ بچھو کر دیتا ہے۔

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جس کو مرض نہ ہو اور اعتدال کے ساتھ قوت بھی ہو اس کو مقویات اور دوائیں کھا کھا کر قوائے شہوانی کو از راہ ہوس برانگیختہ کرنا ایسا ہے۔ جیسے کہ سانپ بچھو خاموش پڑے تھے ان کو چھیڑنا شروع کیا کہ آؤ مجھے کاٹو۔ مرض ہو وہ اور بات ہے۔ امراء کو اس کا بہت شوق ہوتا ہے۔ میں نے اس پر اس لئے تنبیہ کی ہے کہ مشروع شہوت کے افراط سے بھی باطن کا نقصان ہوتا ہے۔

ملفوظ (۴۴۳) حضرت حاجی صاحبؒ کے باکمال اساتذہ

فرمایا کہ مولانا عبدالرزاق صاحب حضرت حاجی صاحبؒ کے مثنوی کے استاد تھے انہوں نے مولانا الٰہی بخش کاندھلوی خاتم مثنوی سے پڑھی تھی اور ان کو خاص مولانا کی روح سے فیض پہنچتا تھا۔ حضرت حاجی صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ میری سند بہت قریب کی ہے مولانا فتح محمد صاحب ان کا (یعنی مولانا عبدالرزاق صاحب کا) مقولہ نقل فرماتے تھے کہ جب مثنوی پڑھتا ہوں تو دنیا ومافیہا کی خبر نہیں

رہتی ۔ اتنا فیض تو کھلا ہوا ہے کوئی راستہ میں آتا جاتا ملتا تو اس سے بھی کہتے کہ آؤ مثنوی پڑھ لو۔

کوئی کہتا ہے کہ حضرت فارسی نہیں جانتا فرماتے کہ میاں کریما بھی پڑھی ہے بس جیسی کریما ویسی مثنوی ۔ کچھ بھی مشکل نہیں ۔ ایسا شوق تھا کہ ہر شخص کو مثنوی پڑھنے کیلئے کہتے تھے کم سے کم سو مرتبہ تو پڑھائی ہوگی ۔ بلکہ زیادہ مولانا فتح محمد صاحبؒ نے کمال کیا یہاں مدرس تھے جمعرات کو عصر پڑھ کر چلتے مغرب اور عشاء کے درمیان جھنجھانہ پہنچ جاتے ۔ صبح کی نماز پڑھ کر خدمت میں حاضر ہو جاتے ایسے ہی پڑھنے والے ایسے ہی پڑھانے والے جمعہ کی نماز تک پڑھتے ۔ پھر بعد نماز کے عصر تک پڑھتے بعد عصر کے وہاں سے چل کر یہاں آجاتے اخیر میں مولانا عبدالرزاق صاحب نے ان سے کہا کہ بہتر ہے جلد ختم کر لو کچھ دن کی رخصت لیکر چلے آؤ ۔ چنانچہ رخصت لے کر پہنچ گئے ۔ مثنوی شریف ختم ہی کر کے آئے تھے کہ کچھ دن بعد انتقال ہو گیا مولانا کی یہ کرامت ہے ان کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ ان کا وقت اخیر ہے اچھا ہے مرنے سے پہلے کتاب ختم ہو جائے پھر فرمایا کہ حضرت پیرانی صاحبہ نے بھی انہیں سے مثنوی شریف پڑھی تھی ان کو مثنوی سے بہت مناسبت تھی حضرت حاجی صاحبؒ سے مثنوی پڑھتے میں علماء سوالات کرتے حضرت پیرانی صاحبہ گاہ گاہ پردہ کے پیچھے بیٹھ کر سنا کرتی تھی ۔ بعض اوقات علماء کے سوالات سن کر ان کو جوش ہوتا تھا کہ فرماتیں بس نہیں کہ پردہ سے نکل کر تقریر کر دوں بڑی بزرگ تھیں عجیب وغریب صفات تھیں ۔ مولانا عبدالرزاق صاحب نابینا تھے ۔ لکڑی کے فن میں نہایت کامل تھے ۔

ایک شخص خود اپنا مشاہدہ مجھ سے بیان کرتے تھے کہ ہم چند آدمی حاضر ہوئے ہماری درخواست پر فرمایا کہ اب تو میں اندھا ہو گیا لیکن خیر کچھ تمہاری سمجھ کے مطابق دکھائے دیتا ہوں ایک چارپائی پر رومال لے کر الٹے لیٹ گئے ۔ چارپائی کے نیچے دانے ڈلوائے ایک چڑیا آکر چگنے لگی فرمایا کہ بس اب یہ نکل نہیں سکتی ۔ چنانچہ واقعی نکلنے نہیں دیا رومال سے قلعہ باندھ لیا ۔ میرے چھوٹے بھائی ہیں محمد اختر ان کے پرنانا تھے بڑے کامل شخص تھے یوں معلوم ہوتا ہے مثنوی شریف میں ان کی عمر گذر گئی ۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ ہزاروں شخص فقط مثنوی کے شغل سے اولیاء اللہ ہو گئے ۔ محض مثنوی شریف کے مطالعہ اور اس پر عمل کرنے سے مقصود تک پہنچ گئے ۔ لیکن مثنوی شریف سے فیض حاصل کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ قواعد شرعیہ میں ماہر ہو اور علوم عقلیہ میں بھی چاہے ماہر نہ ہو لیکن کچھ ضرور جانتا ہو ۔ بس بات یہ ہے کہ عجیب کتاب ہے میاں ظفر نے خواب میں مجھ کو مثنوی پڑھتے دیکھا ہے شاید خدا کے یہاں یہ مثنوی پڑھانا ۔

مقبول ہوتا ہوا گر تصرف ہو خیال کا تو فال نیک ہے۔ حضرت کے یہاں ہمیشہ مثنوی ہوتی تھی جب پڑھانے بیٹھتے فرماتے آؤ بھائی مثنوی کی تلاوت کرلو بڑا عشق تھا۔ کوئی بات باطن کی پوچھی جاتی بس مثنوی کا شعر پڑھ دیتے تھے۔ اس قدر عبور تھا خوب سمجھے ہوئے تھے کہ فلاں مقام پر یہ مسئلہ بیان فرمایا ہے۔ ایک شخص مولانا رومی کے سلسلہ کے اسعد آفندی کے عالم بھی تھے صاحب سلسلہ بھی تھے سب کچھ تھے لیکن حضرت سے بیعت ہوئے خرقہ حاصل کیا اجازت اشغال کی لی۔ دوہ ان کا لقب تھا۔ دوہ اس کا لقب ہوتا ہے جس نے بارہ برس تک مجاہدات شاقہ کئے ہوں حضرت مثنوی شریف پڑھا رہے تھے اردو میں تقریر فرمارہے تھے گو فارسی حضرت بہت اچھی جانتے تھے بول بھی سکتے تھے لیکن بے تکلفی اردو میں تھی اسلئے اردو ہی میں تقریر کرتے تھے تقریر مختصر ہوتی تھی وہ شیخ بیٹھے محظوظ ہو رہے تھے مولوی نیاز احمد نے عرض کیا کہ اگر یہ اردو سمجھتے ہوتے تو بہت حظ آتا فرمایا کہ اس حظ کے لئے اس زبان کی ضرورت نہیں اور برجستہ یہ اشعار پڑھے ۔

پارسی گو گرچہ تازی خوش ترست — عشق را خود صد زبان دیگر ست

عشق آں دلبر چو پراں مے شود — ایں زباں با جملہ حیران مے شود

ملفوظ (۴۴۴) اذان محلّہ کیلئے اور تکبیر صرف مسجد کیلئے ہے

۲ رجب المرجب ۱۳۴۴ھ ایک طالب علم موذن نے تکبیر بہت بلند آواز سے کہی فرمایا کہ تکبیر میں اس قدر کیوں چلاتے ہو تکبیر صرف مسجد کیلئے اذان محلّہ کیلئے۔ بعد نماز مکرر سمجھایا کہ شریعت کو سمجھ لو۔ اذان محلّہ کیلئے ہے تکبیر صرف مسجد کیلئے ہے تم نے تکبیر ایسی زور سے کہی کہ میرے تو کان پریشان ہو گئے تکبیر کیوں کہی اذان ہی کہہ لیتے۔

ملفوظ (۴۴۵) دل کی شہادت

عرصہ سے بہیستانی والوں کا تقاضا تھا عدم فرصتی کا عذر حضرت کو ہمیشہ رہتا ہے اب کی جمعرات کیلئے فرمادیا کہ گاڑی بھیج دینا اگر فرصت ہوئی چلا آؤں گا ورنہ گاڑی واپس چلی جائیگی لیکن جمعرات کی صبح کو حضرت نے گاؤں کہلا بھیجا کہ گاڑی نہ لائیں فرصت نہیں۔ اتفاق سے دوپہر کی گاڑی سے چند مہمان آ گئے اور حضرت کے چھوٹے بھائی صاحب بھی تشریف لے آئے فرمایا کہ دیکھئے صبح میرا جی